بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصاراللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز و دلنشین تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 13 ستمبر 2019 بمقام (اجتماع گاہ مجلس انصار اللہ یو۔کے)
Bordon, Kingsley,Country Market (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بدری صحابہ کے بیان کا جو میں نے سلسلہ شروع کیا ہوا ہے وہی آج بھی بیان کروں گا لیکن اس سے پہلے انصار اللہ کو اجتماع کے حوالے سے یہ بھی بتا دوں کہ وہ صحابہ جن میں انصار بھی تھے اور مہاجر بھی تھے انہوں نے جب اسلام قبول کیا تو اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کیں اور عجیب نمونے دکھائے نہ صرف قربانیوں کے بلکہ تقویٰ کے اعلیٰ معیار کے اور اخلاص و وفا کے۔ آپ میں سے اکثر یہاں جو اس وقت موجود ہیں انصار بھی ہیں اور مہاجر بھی ہیں۔ اس لحاظ سے اپنے جائزے لیتے رہیں کہ ہمارے سامنے جو نمونے پیش کئے گئے تھے ان پر ہم کس حد تک چلنے والے اور عمل کرنے والے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: پہلے صحابی حضرت نعمان بن عمرو ہیں، ان کا نام نعمان اور نعیمان دونوں طرح سے ملتا ہے۔ حضرت نعیمان بیعت عقبہ ثانیہ میں ستر انصار کے ہمراہ شامل ہوئے تھے۔ آپؓ غزوہ بدر احد خندق اور باقی تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک رہے۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نعیمان کے لئے سوائے خیر کے کچھ نہ کہو کیونکہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے۔ حضرت نعیمان کی وفات حضرت امیر معاویہ کے دور حکومت میں 60 ہجری میں ہوئی تھی۔

حضرت نعیمان کے بارے میں روایت آتی ہے کہ ان کی طبیعت میں مزاح پایا جاتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی باتیں سن کر محظوظ ہوا کرتے تھے۔ ربیعہ بن عثمان سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بدو آیا اور مسجد میں داخل ہو کر اس نے اپنے اونٹ کو صحن میں بٹھا دیا۔ اس پر بعض صحابہ نے حضرت نعمان سے کہا کہ اگر تم اس اونٹ کو ذبح کر دو تو ہم اسے کھائیں کیونکہ ہمیں گوشت کھانے کا بڑا دل کر رہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب شکایت ہوگی تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا تاوان ادا کر دیں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت نعمان نے ان کی باتوں میں آ کے اونٹ ذبح کر دیا اور جب بدو باہر نکلا اور اپنی سواری کو اس حالت میں دیکھا تو شور مچانے لگا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرا اونٹ ذبح ہو گیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا یہ کس نے کیا ہے۔ لوگوں نے کہا نعمان نے۔ تو آپؐ ان کی تلاش میں نکلے۔ نعمان وہاں سے چلے گئے۔ جا کے کہیں چھپ گئے۔ بہر حال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی تلاش میں نکلے یہاں تک کہ انہیں حضرت زباب بنت زبیر بن عبد المطلب کے ہاں چھپا ہوا پایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں وہاں سے نکالا اور فرمایا کہ یہ حرکت تم نے کیوں کی ہے؟ تو نعمان نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جن لوگوں نے آپ کو میرے بارے میں خبر دی ہے کہ میں نے یہ ذبح کیا۔ انہوں نے ہی مجھے اکسایا تھا اور مجھے

کہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد میں اس کا تاوان دے دیں گے۔ یہ بات سن کے نعمان کے چہرے کو آپ نے چھوا اور مسکرانے لگے اور آپ نے اس بدو کو اس اونٹ کی قیمت ادا کر دی۔ زبیر بن بکار اپنی کتاب ''الفقھا والمذاھب'' میں حضرت نعمان کے متعلق ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مدینہ میں جب بھی کوئی پھیری والا داخل ہوتا تو حضرت نعمان اس سے کچھ نہ کچھ خرید کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے اور عرض کرتے کہ آپ کے لئے میری طرف سے تحفہ ہے۔ جب پھیری والا حضرت نعمان سے اس کی قیمت لینے کے لئے آتا تو وہ اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آتے اور عرض کرتے کہ اسے اس کے مال کی قیمت ادا کر دیں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ کیا تم نے یہ چیز مجھے بطور تحفہ نہیں دی تھی تو وہ کہتے یا رسول اللہ۔ اللہ کی قسم میرے پاس اس چیز کی ادائیگی کے لئے کوئی رقم نہیں تھی تاہم میرا شوق تھا کہ اگر وہ کھانے کی چیز ہے تو آپ اسے کھائیں رکھنے کی چیز ہے تو آپ اسے رکھیں اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرانے لگتے اور اس چیز کے مالک کو اس کی قیمت ادا کرنے کا حکم فرماتے۔ حضور انور نے فرمایا: یہ عجیب پیار اور محبت اور مزاح کی مجلسیں ہوا کرتی تھیں۔ یہ صرف خشک مجلسیں نہیں ہوتی تھیں۔

حضور انور نے فرمایا: دوسرا ذکر جو آج ہوگا وہ حضرت خبیب بن اساف کا ہے۔ حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کی شاخ بنو جشم سے تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق کی وفات کے بعد حضرت خبیب نے ان کی بیوہ حبیبہ بنت خارجہ سے شادی کی تھی۔ حضرت خبیب بیشک ہجرت مدینہ کے وقت مسلمان نہ تھے لیکن پھر بھی انہیں ہجرت مدینہ کے وقت مہاجرین کی میزبانی کا شرف حاصل ہوا تھا۔ حضرت طلحہ بن عبداللہ اور حضرت صہیب بن سنان ان کے گھر ٹھہرے۔ اسی طرح حضرت ابوبکر صدیق نے جب مدینہ کی طرف ہجرت کی تو ایک روایت کے مطابق انہوں نے حضرت خبیب کے ہاں قبا میں صنعاء کے مقام پر قیام کیا تھا۔ غزوہ بدر کے علاوہ غزوہ احد غزوہ خندق اور دیگر غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ شامل ہوئے۔ ایک روایت کے مطابق خبیب کا مدینہ میں پڑاؤ تھا لیکن اس کے باوجود انہوں نے اسلام قبول نہیں کیا تھا یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بدر کے لئے روانہ ہو گئے۔ تب یہ راستے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملے اور اسلام قبول کیا۔

صحیح مسلم میں حضرت خبیب کے اسلام قبول کرنے کا ذکر یوں ملتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی طرف نکلے۔ جب آپ حرۃ الغبرۃ جو مدینہ سے تین میل کے فاصلے پر ایک مقام ہے وہاں پہنچے تو آپ کو ایک شخص ملا جس کی جرأت اور بہادری کا ذکر کیا جاتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے جب اسے دیکھا تو بہت خوش ہوئے۔ یہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں آپ کے ساتھ جانے اور آپ کے ساتھ مال غنیمت میں حصہ پانے کے لئے آیا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کیا تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہو؟ اس نے کہا نہیں میں ایمان نہیں لاتا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ واپس چلے جاؤ کیونکہ میں کسی مشرک سے مدد نہیں لوں گا۔ خبیب چلا گیا یہاں تک کہ پھر جب آپؐ شجرۃ مقام پر پہنچے جو مدینہ سے چھ سات میل کے فاصلے پر ہے تو وہ شخص پھر آپ کو ملا اور پھر ویسا ہی کہا جیسا پہلی مرتبہ کہا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ویسے ہی فرمایا جیسے پہلے فرمایا تھا۔ پھر وہ لوٹا اور آپ کو بیضا مقام پر ملا۔ آپؐ نے فرمایا کہ کیا تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہو؟ اس نے کہا جی ہاں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ چلو اب تم میرے ساتھ جا سکتے ہو۔

غزوہ بدر میں حضرت خبیب بن اساف نے قریش مکہ کے سردار امیہ بن خلف کو قتل کیا تھا۔ اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے علامہ نور الدین

حلبی اپنی کتاب سیرۃ حلبیہ میں بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ میدان بدر میں مجھے امیہ بن خلف ملا۔ وہ جاہلیت کے زمانے میں میرا دوست تھا۔ امیہ کے ساتھ اس کا بیٹا علی بھی تھا۔ حضرت عبدالرحمن بیان کرتے ہیں کہ میرے پاس کئی زرہیں تھیں جنہیں میں نے اٹھایا ہوا تھا۔ جب امیہ نے مجھے دیکھا تو مجھے پکارا۔ امیہ نے کہا کہ اگر تم پر میرا کوئی حق ہے تو میں تمہارے لئے ان زرہوں سے بہتر ہوں جو تیرے پاس ہیں۔ میں نے انہیں کہا ٹھیک ہے۔ پھر میں نے زرہیں نیچے رکھ کر امیہ اور اس کے بیٹے علی کا ہاتھ پکڑ لیا۔ امیہ کہنے لگے کہ میں نے زندگی بھر کبھی ایسا دن نہیں دیکھا جو آج گزر رہا ہے، بدر کے دن۔ پھر اس نے پوچھا کہ تم میں وہ شخص کون ہے جس کے سینے پر زرہ میں شتر مرغ کا پَر لگا ہوا ہے میں نے کہا حمزہ بن عبدالمطلب تو امیہ نے کہا کہ یہ سارا کیا دھرا اسی کا ہے۔ ان کی وجہ سے ہماری یہ حالت ہوئی ہے۔ بہر حال حضرت عبدالرحمن بن عوف کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں ان دونوں کو لے کر چل رہا تھا کہ اچانک حضرت بلال نے امیہ کو میرے ساتھ دیکھ لیا۔ مکہ میں امیہ حضرت بلال کو اسلام سے پھیرنے کے لئے بڑا عذاب دیا کرتا تھا۔ حضرت بلال امیہ کو دیکھتے ہی بولے کہ کافروں کا سردار امیہ بن خلف یہاں ہے۔ اگر یہ بچ گیا تو سمجھو میں نہیں بچا۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف کہتے ہیں کہ یہ سن کر میں نے کہا تم میرے قیدیوں کے بارے میں ایسا کہہ رہے ہو۔ حضرت بلال بلند آواز سے چلائے کہ اے اللہ کے انصار! یہ کافروں کا سردار امیہ بن خلف ہے اگر یہ بچ گیا تو سمجھو میں نہیں بچا اور بار بار ایسا کہا۔ حضرت عبدالرحمن کہتے ہیں کہ یہ سن کر انصاری دوڑ پڑے اور انہوں نے ہمیں چاروں طرف سے گھیر لیا پھر حضرت بلال نے تلوار سونت کر امیہ کے بیٹے پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں وہ نیچے گر گیا امیہ نے اس پر خوف کی وجہ سے ایسی بھیانک چیخ ماری کہ ایسی چیخ میں نے کبھی نہیں سنی۔ اس کے بعد انصاریوں نے ان دونوں کو تلواروں کے وار سے کاٹ ڈالا۔

امیہ کو انصار کے قبیلہ بنو معزن کے ایک شخص نے قتل کیا تھا جبکہ ابن ہشام کہتے ہیں کہ امیہ کو حضرت معاذ بن عفرا خارجہ بن زید اور خبیب بن اساف نے مل کر قتل کیا تھا یعنی صحابی جن کا ابھی ذکر ہو رہا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حضرت بلال نے اسے قتل کیا تھا تاہم اصل حقیقت یہ ہے کہ سب صحابہ امیہ کے قتل میں شریک تھے اور امیہ کے بیٹے علی کو حضرت بلال نے حملہ کر کے نیچے گرا دیا تھا۔ بعد میں اسے حضرت عمار بن یاسر نے قتل کیا تھا۔

حضور انور نے فرمایا: بعض واقعات کی تفصیل میں براہ راست اس صحابی سے ان کا تعلق نہیں ہوتا لیکن اس میں ذکر ہوتا ہے اس لئے میں ذکر کر دیتا ہوں تاکہ ہمیں تاریخ کا بھی کچھ علم ہو جائے۔

خبیب بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں کہ میرے دادا حضرت خبیب کو غزوہ بدر کے روز ایک زخم پہنچا تھا جس سے ان کی پسلی ٹوٹ گئی اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ پر اپنا لعاب مبارک لگایا اور اسے اس کی معین جگہ پر کر کے اس کو صحیح اور درست کر دیا جس کے نتیجے میں حضرت خبیب چلنے لگے۔ ایک دوسری روایت میں یہ ذکر ہے کہ حضرت خبیب نے بیان کیا کہ ایک جنگ کے موقع پر میرے کندھے پر ایک بہت گہرا زخم لگا جو میرے پیٹ تک پہنچ گیا اور اس کے نتیجے میں میرا ہاتھ لٹک گیا پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ اپنا لعاب مبارک لگایا اور اسے ساتھ جوڑ دیا جس کے نتیجہ میں وہ بالکل صحیح ہو گیا اور میرا زخم بھی ٹھیک ہو گیا۔

حضرت خبیب کی وفات حضرت عمر کے دورِ خلافت میں ہوئی تھی جبکہ دوسرے قول کے مطابق ان کی وفات حضرت عثمان کے دور خلافت میں ہوئی تھی بہر حال اللہ تعالیٰ ان صحابہ کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔

حضور انور نے فرمایا: اب میں تین وفات شدگان کا بھی ذکر کروں گا اور ان کی نماز جنازہ بھی نمازوں کے بعد پڑھاؤں گا۔ ان میں سے

پہلا ذکر ہے محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سید محمد سرور صاحب ربوہ کا جو 24 اگست کو 74 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ **انا للہ وانا الیہ راجعون**۔ مرحومہ کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے دادا مکرم فتح محمد صاحب کے ذریعہ ہوا تھا جنہوں نے قادیان جا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت قاضی محمد اکبر صاحب کے ذریعہ بیعت کی سعادت پائی تھی۔ قاضی صاحب نے 1894ء میں چاند اور سورج گرہن کا نشان دیکھ کر اپنے علاقے اور خاندان کے لوگوں کو بتایا تھا کہ اس نشان سے پتا لگا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہو چکا ہے۔ ان کے ایک بیٹے محمد زکریا صاحب مبلغ لائبیریا کہتے ہیں کہ میری والدہ چندوں کو بڑی باقاعدگی سے ادا کرتی تھیں اور بڑی فکر رہتی تھی اور پوچھتی رہتی تھیں کہ میرا چندہ ادا ہو گیا ہے کہ نہیں۔ اس کے علاوہ بچوں کی تربیت کے معاملے میں بھی بڑی فکر تھی۔ خلافت کے ساتھ بڑی محبت وفا اور پیار کا تعلق تھا۔ بڑی توجہ سے خطبات سنتی تھیں اور اس کے پوائنٹس نوٹ کرتی تھیں اور پھر اپنے بچوں سے ڈسکس کرتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے بچوں کو ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کی والدہ کے درجات بلند فرمائے۔

دوسرا جنازہ ہے محترم محمد شمشیر خان صاحب صدر جماعت نا ندی فجی کا۔ ان کی 5 ستمبر کو وفات ہوئی تھی۔ **انا للہ وانا الیہ راجعون**۔ 1962ء میں اپنے مرحوم والد کے ساتھ لاہوری جماعت سے بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے تھے۔ آپ جماعت فجی کے ابتدائی ممبران میں سے تھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے لمبا عرصہ جماعتی خدمت کی توفیق ملی جماعت احمدیہ مارو، سووا، ناندی اور لٹوکا میں مساجد بنانے میں آپ کا اہم کردار تھا۔ 2010ء سے وفات تک بطور صدر جماعت ناندی خدمت کی توفیق پائی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور ان بچوں کو بھی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

تیسرا جنازہ ہے مکرمہ فاطمہ محمد مصطفیٰ صاحبہ کردستان حال ناروے کا۔ ان کی وفات 13 جون کو 88 سال کی عمر میں ہوئی تھی۔ **انا للہ وانا الیہ راجعون**۔ انہوں نے 2014ء میں بیعت کی توفیق پائی۔ ان کی بیٹی کہتی ہیں کہ والدہ صاحبہ اگرچہ اَن پڑھ تھیں لیکن انہیں قرآن کریم کی بہت سی آیات اور بہت سی احادیث زبانی یاد تھیں۔ ان کی زندگی میں سب سے اہم کام نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا تھا۔ اسی طرح بہت زیادہ روزے بھی رکھا کرتی تھیں اور اکثر کہا کرتی تھیں کہ میں ان لوگوں کے نام پر روزے رکھتی ہوں جو روزہ رکھنے کی طاقت نہیں پاتے۔ دوسروں کی مدد کرنے کا اس قدر شوق تھا کہ عراق میں بعض اوقات والدہ صاحبہ پچاس میل کا سفر کر کے ان عورتوں کے ساتھ ہسپتال جاتیں جن کا علاج کروانیوالا کوئی نہ ہوتا تھا اور ان کی مالی مدد بھی کیا کرتی تھیں۔

اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے درجات بلند فرمائے ان کی بیٹی کے بھی ایمان کو مضبوط رکھے اور باقی جو بچے ابھی احمدی نہیں ہوئے اللہ تعالیٰ ان کے بھی دل کھولے اور ان کی دعائیں ان کے حق میں قبول ہوں۔ آمین!

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar (aba) 13th - September - 2019

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....
....
....
....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB